اور پورے خاندان میں مرد وارث تخت نہ ہونے کی وجہ سے کسریٰ کی بیٹی پوران کی تاجپوشی ہوتی ہے۔ مگر جلد ہی دور کا ایک رشتہ دار اسے قتل کر کے تخت پر قابض ہو جاتا ہے وہ بھی ایک ماہ سلطنت سلطنت نہیں اٹھاتا کہ اہل فارس اسے قتل کر دیتے ہیں۔ اب کسریٰ کی دوسری بیٹی ارزمیدخت کی باری آتی ہے اور وہ مالک تخت و تاج بن جاتی ہے۔ مگر مشہور جرنیل رستم اپنے باپ کا انتقام لیتے ہوئے ملکہ کو اندھا کر کے قتل کر دیتا ہے اور کسی اور کو تخت پر بٹھاتا ہے مگر جلد ہی تخت کیانی پھر لاوارث ہو جاتا ہے، اور بالآخر تلاش بسیار کے بعد کسریٰ کے ایک گمنام پوتے یزدجرد کو کہیں سے لا کر تخت شاہی پر متمکن کر دیا جاتا ہے ـــــ یہی یزدجرد ہے جسے ہم حضرت عمرؓ کی جان نثار افواج کے ساتھ سرزمین فارس اور عراق عجم میں مسلسل برسرپیکار دیکھ رہے ہیں۔ قادسیہ، مدائن اور نہاوند کے میدان اسلام اور جاہلیت کے اس خونین تصادم کی نشانیاں ہیں۔ رستم و ہرمزان جالینوس اور فیروزان اور یزدگرد و خاقان وہی بولہبی شرارے ہیں جو آخر تک چراغ مصطفوی سے ستیزہ کار رہے۔ سعد بن ابی وقاص، ربعی بن عامر، حذیفہ اور مغیرہ رضی اللہ عنہم کے پاک ارواح شہادت دیتے ہیں کہ اسلام کسی لمحہ بھی اس عجمی جاہلیت کا روادار نہیں ہو سکتا۔ قادسیہ کے میدان، فارس کے دشت و صحرا، دجلہ کی طغیانیاں اور مدائن کے کھنڈرات جاہلیت اور اسلام کے درمیان نہ مٹنے والی دوری اور حد فاصل کی گواہی دے رہے ہیں

بہرتقدیر عہد اسلام سے قبل یا اس سے کچھ عرصہ بعد عہد عثمانؓ تک یہ اس شہنشاہیت کی ایک جھلک تھی جسے آج محمد عربیؐ کے غلاموں نے خراج تحسین پیش کیا۔ ان عاشقان پاک طینت کے ارواح پر کیا گذری ہوگی جنہوں نے انسان کو انسان کی بندگی سے نکال کر ایک معبود برحق کی چرکھٹ پر لانے کی خاطر اپنی محبوب جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اور عجم کے کارگزاروں کو اپنے خون سے لالہ زار بنا دیا۔ عراق اور ایران کے صحراؤں میں اپنے اسلاف کی تگ و تاز اور جہاد پیہم کی ساری داستان ہم بھلا بیٹھے۔

اگر اسلام جشنوں اور یادگاروں کا متحمل ہوتا اور ہمارا موجودہ عہد ذلت و ادبار ان خرمستیوں کو برداشت کرتا اور ہم جشن مناتے بھی تو ہمیں اس فاروق اعظم کا جشن منانا چاہئے تھا جس کے صدقے آج ہم نہ صرف ایران بلکہ کئی اسلامی سلطنتوں کے دعویدار ہیں۔ صحابہؓ کی جان فروشیاں نہ ہوتیں تو اس دور کی جاہلانہ ملوکیت ہمیں کہاں پہنچا دیتی اور آج ہم عالم انسانیت کیلئے بوجھ ہوتے، انسان انسان کا غلام ہوتا۔ ہمیں یاد منانی ہے تو اپنے جرنیل سعد بن ابی وقاص کی منانی چاہیے جن کے فولادی عزم و یقین